روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 17-اپریل 2014ء 16جمادی الثانی 1435 ہجری 17 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 87

اللہ اور رسول کی اطاعت

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (انفال:2)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (انفال:47)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب بیان فرماتے ہیں:

میں شروع میں حقہ بہت پیا کرتا تھا۔ شیخ حامد علی بھی پیتا تھا۔ کسی دن شیخ حامد علی نے حضرت صاحب سے ذکر کر دیا کہ یہ حقہ بہت پیتا ہے۔ اس کے بعد میں جو صبح کے وقت حضرت صاحب کے پاس گیا اور حضور کے پاؤں دبانے بیٹھا تو آپ نے شیخ حامد علی سے کہا کہ کوئی حقہ اچھی طرح تازہ کر کے لاؤ۔ جب شیخ حامد علی حقہ لایا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں شرمایا مگر حضرت صاحب نے فرمایا جب تم پیتے ہو تو شرم کی کیا بات ہے۔ پیو کوئی حرج نہیں میں نے بڑی مشکل سے رک رک کر ایک گھونٹ پیا۔ پھر حضور نے فرمایا میاں عبداللہ مجھے اس سے طبعی نفرت ہے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے بس میں نے اسی وقت سے حقہ ترک کر دیا اور اس ارشاد کے ساتھ ہی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگئی۔ پھر ایک دفعہ میرے مسوڑھوں میں تکلیف ہوئی تو میں نے حضور سے عرض کیا کہ جب میں حقہ پیتا تھا تو یہ درد ہٹ جاتا تھا حضور نے جواب دیا کہ ''بیماری کے لئے حقہ پینا معذوری میں داخل ہے اور جائز ہے جب تک معذوری باقی ہے۔ چنانچہ میں نے تھوڑی دیر تک بطور دوا استعمال کر کے پھر چھوڑ دیا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے مجھے گھر میں ایک توڑا ہوا حقہ کیلی پر لٹکا ہوا دکھایا اور مسکرا کر فرمایا ہم نے اسے توڑ کر پھانسی دیا ہوا ہے۔ (سیرت المہدی جلد نمبر 1 ص 85,84)

سیدنا حضرت مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی۔ اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا۔ (رفقاء احمد جلد 10 ص 157 یکے از 313)

حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود ایک زمانہ سے افیون اور حقہ کے عادی تھے موت سے پہلے قادیان ہی میں انہوں نے ان دونوں چیزوں کو ترک کر دیا اور ایسی جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ پھر ان کی طرف توجہ نہ کی۔ ان دیر سے لگے ہوئے نشہ کو یکدم چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ بیمار ہوئے۔

(الحکم 7 ستمبر 1912ء)

خطبات سنیں اور نوٹس لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے یا دوسری باتیں جو کی جاتی ہیں مختلف وقتوں میں ان پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔ جہاں یہ احباب جماعت کو توجہ دلائیں عہدیدار، وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے، اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے۔ فوراً اسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے......مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے feed back بھی لیا جائے۔''

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

ضرورت ٹیچر

نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں فزکس اور بائیو کے لئے ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم ایم ایس سی، بی ایس سی ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہٰذا میں جمع کروادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

16ویں سالانہ تقریب تقسیم انعامی سکالرشپس وگولڈ میڈلز نظارت تعلیم

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس اور گولڈ میڈلز کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 6/اپریل 2014ء کو سہ پہر 5:15 بجے ایوانِ ناصر (دفتر انصار اللہ پاکستان) میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رپورٹ پیش کی گئی۔ بعدہٗ اعزاز پانے والے طلباء و طالبات میں میڈلز اور سکالرشپس بیک وقت تقسیم ہوئے۔ طلباء کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی نے بالائی ہال میں انعامات دیئے جبکہ طالبات کو محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے زیریں ہال میں انعامات سے نوازا۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظارت تعلیم ہر سال تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی سٹوڈنٹس کیلئے انعامی سکالرشپس کی تقریب کا اہتمام کرتی ہے۔ درخواستیں موصول کرنے کیلئے ان تمام سکالرشپس کا اعلان روزنامہ الفضل میں کیا جاتا ہے۔ اور موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ ہر ایک سکالرشپ حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے۔ نیز عموماً سکالرشپ جاری کنندہ کی خواہش کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ تمام سکالرشپس کا تفصیلی تعارف، criteria اور درخواست دینے کا طریقہ کار وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں شائع کروایا گیا۔ ان درخواستوں کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ حاصل کردہ نمبروں کا Update ساتھ ساتھ الفضل میں شائع کروایا جاتا رہا۔ امسال کُل انعامات 47 ہیں جن میں سے 17 انعامات طلباء اور 30 انعامات طالبات نے حاصل کئے ہیں۔ جبکہ بعض طلباء و طالبات نے ایک سے زائد سکالرشپس بھی حاصل کئے۔

(نوٹ: یہ تفصیلی رزلٹ روزنامہ الفضل 17 مارچ 2014ء میں شائع ہو چکا ہے)

سکالرشپس کو مندرجہ ذیل تین مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جنرل سکالرشپس، میڈیکل سکالرشپس، دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

یہ ایسے سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہیں ہے۔

1۔صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

یہ سکالرشپ میٹرک سائنس اور جنرل گروپ میں موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو 1010, ہزار روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔

2۔صدیق بانی گولڈ میڈل و سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور جنرل گروپ میں موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو 25,25 ہزار روپے اور گولڈ میڈل بوزن ایک تولہ بطور انعام دیا جاتا ہے۔

3۔خورشید عطاء سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ کی موصولہ درخواستوں میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں بلحاظ نمبر دوسری اور جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو 25,25 ہزار روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔

4۔صادقہ فضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ کی موصولہ درخواستوں میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں بلحاظ نمبر تیسری اور چوتھی اور جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/طالبہ کو 20 , 20 ہزار روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء وطالبات کو دیئے جاتے ہیں جنہوں نے (F.Sc (Pre Medical کے بعد منظور شدہ میڈیکل کالج میں MBBS میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ یہ سکالرشپس بھی بلحاظ پوزیشن دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) مرزا مظہر احمد سکالرشپ 75 ہزار روپے
(2) ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ 500 پاؤنڈز
(3) سندس باجوہ سکالرشپ 50,50 ہزار روپے
(4) امۃ الکریم زیروی سکالرشپ 50,50 ہزار روپے
(5) ملک دوست محمد سکالرشپ 50 ہزار روپے
(6) حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ 50 ہزار روپے
(7) رفیع اظہر سکالرشپ 25 ہزار روپے

دیگر سکالرشپس

1۔خالدہ افضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ دوسالہ بیچلرز کی موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم یا طالبہ کو 35,35 ہزار روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔

2۔ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ برائے کامرس

یہ سکالرشپ بی کام، بی کام آنرز اور ایم کام کی موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم یا طالبہ کو بالترتیب 15 ہزار اور 20,20 ہزار روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔

3۔پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

بیچلرز کے بعد ایم اے اردو، فارسی یا عربی میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم یا طالبہ کو 25,25 ہزار روپے کا سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

4۔میاں عبدالحئی سکالرشپ

انٹرمیڈیٹ کے بعد بی ایس کمپیوٹر سائنس یا ماس کمیونیکیشن میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن پر آنے والے طلباء وطالبات کو 5050, ہزار روپے کا سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

5۔مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

انٹرمیڈیٹ کے بعد بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم یا طالبہ کو 25 ہزار روپے کا سکالرشپ دیا جاتا۔

6۔عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ (صرف واقفین نو طلباء وطالبات کیلئے)

یہ سکالرشپ بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کی موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو طلباء طالبات کو دیا جاتا ہے جس کی رقم بالترتیب 20 اور 25 ہزار روپے ہے۔

7۔نواب عباس احمد خان سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم یا طالبہ کو دیا جاتا ہے جس کی رقم 50 ہزار روپے ہے۔

8۔خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم یا طالبہ کو دیا جاتا ہے جس کی رقم 50 ہزار روپے ہے۔

9۔عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلرز آف الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر موصولہ درخواستوں میں بلحاظ نمبر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم یا طالبہ کو دیا جاتا ہے جس کی رقم ایک لاکھ روپے ہوتی ہے۔

10۔پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ میٹرک برائے نظارت تعلیم سکولز

یہ سکالر شپ نظارت تعلیم کے تحت سکولز میں میٹرک کے امتحان میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء وطالبات کو بالترتیب 10 ہزار، 8 ہزار اور 7 ہزار روپے کی رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔ امسال پہلی پوزیشن نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبہ علم عزیزہ سدرہ قریشی صاحبہ بنت مکرم قیصر احمد قریشی صاحب نے 89.05% نمبر کے ساتھ، دوسری پوزیشن نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبہ عزیزم عزیزہ بریرہ خالد صاحبہ بنت مکرم خالد احمد بلال صاحب نے 88.76% نمبر کے ساتھ اور تیسری پوزیشن نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن کے طالب علم عزیزم سید دانیال احمد صاحب ابن مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب نے 87.52% نمبر کے ساتھ حاصل کی۔

11۔سیدہ وقاص صبا شاہ سکالرشپ

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نظارت تعلیم کے تحت ربوہ کے کالجز میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں بورڈ کی سطح پر کسی بھی مضمون میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کے لئے ایک نئے انعامی سکالر شپ ''سید وقاص صبا شاہ سکالرشپ'' کا آغاز ہوا ہے۔

2013ء میں خدا کے فضل سے نظارت تعلیم کے کالجز سے سات طلباء وطالبات نے آغا خان یونیورسٹی ایجوکیشن بورڈ میں مختلف مضامین پوزیشنز حاصل کیں اور 11 ہزار روپے انعام کے حقدار قرار پائے۔

نصرت جہاں انٹر کالج بوائز سیکشن کے طالب علم عزیزم راجہ ظہیر احمد صاحب ابن مکرم راجہ رشید احمد صاحب نے اردو لازمی میں 87.50% نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن۔ ناصر ہائیر سیکنڈری کے طالب علم عزیزم منور رضاء صاحب ابن مکرم محمد افضل رضاء صاحب نے Statistics میں 82% نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول سے 5 طالبات نے مختلف مضامین میں پہلی پوزیشن، عزیزہ ہدیۃ الرحمٰن مبارکہ صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد راجپوت صاحب نے اسلامیات میں 98% نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن، عزیزہ حافظہ فارعہ نعیم صاحبہ بنت مکرم نعیم اللہ ملہی صاحب نے اسلامیات میں 98% نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن، عزیزہ سدرہ نایاب صاحبہ بنت مکرم عبدالوحید صاحب نے میتھ میں 89% نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن عزیزہ فضہ احمد مہوش صاحبہ بنت مکرم وفاء اللہ مبارک صاحب نے کمپیوٹر میں 83.50% نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن۔ عزیزہ تحریم احمد صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب نے انگلش میں 81.50% نمبر کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ تمام سکالرشپ حاصل کرنے والوں کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

آخر پر مہمان خصوصی نے چند دعائیہ کلمات کے بعد دعا کرائی۔ جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

علم ہیئت کے بارہ میں قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب

علم ہیئت میں عظیم الشان ترقی

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

واذاالسَّماۤءُ کُشطت یعنی ایک زمانہ آئے گا جبکہ آسمان کی کھال اتار دی جائے گی یعنی علم ہیئت میں بہت ترقی ہوگی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اس آیت کی تشریح میں اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

''آسمان کی کھال کھینچی جائے گی یعنی علم ہیئت میں حیرت انگیز ترقی ہوگی۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم تو بال کی کھال اُتارتے ہو جس کا مطلب ہوتا ہے کہ تم تو بہت باریکیاں نکالتے ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں علم ہیئت میں خیال و وہم سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے اور سیر نجوم اور وسعتِ عالم اور خالقِ عالم اور اجرامِ فلکی وغیرہ کے بارہ میں غیر معمولی علوم کا اضافہ ہوا ہے۔ جو گزشتہ ہزاروں سال میں بھی نہ ہوا تھا''۔ (تفسیر کبیر جلد8 ص225)

Galileo نے 1609ء میں دوربین ایجاد کی تھی اور ستاروں کی کثرت کو دیکھ کر دنگ ہو گئے تھے۔ اس تاریخی واقعہ پر چار سو سال گزرنے پر سال 2009ء کو اقوام متحدہ کی تحریک پر ساری دنیا نے International Year of Astronomy منعقد کیا۔ اب تو یہ حال ہے کہ نہ صرف زمین کی سطح پر بڑی بڑی دوربینیں پھیلی ہوئی ہیں بلکہ زمین کے باہر بھی دوربین چکر لگا رہی ہے۔

دو سو سال پہلے ہمیں ایک ستارہ کے فاصلہ کا بھی علم نہیں تھا۔ 1838ء میں پہلی دفعہ ایک ستارہ کا فاصلہ معلوم کیا گیا جو دس نوری سال نکلا۔ یعنی وہاں سے ہم تک روشنی کو پہنچنے کے لئے دس سال لگتے ہیں۔ روشنی ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ سورج جو پندرہ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے وہاں سے روشنی آنے کے لئے صرف آٹھ منٹ لگتے ہیں۔ لہٰذا یہ ستارہ سورج سے کوئی دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ یہ ستارہ 61 Cygni کہلاتا ہے اور فاصلہ معلوم کرنے والے سائنسدان کا نام F.W. Bessel ہے۔ دراصل سورج بھی ایک ستارہ ہے جو نزدیک ہونے کی وجہ سے اتنا بڑا اور روشن معلوم ہوتا ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ ہم اتنے دُور دُور کے ستاروں اور کہکشاؤں کے فاصلے معلوم کر لیتے ہیں جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں۔ گویا اربوں سال پہلے جو کائنات تھی ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اب اگر ہمیں خبر ملے کہ نئی Galaxy یعنی کہکشاں دریافت ہوئی ہے اور وہاں سے روشنی آنے کے لئے دس کروڑ سال لگتے ہیں تو ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ ایسی باتیں سننے کی ہم کو عادت ہو چکی ہے حالانکہ دس کروڑ نوری سال بہت بڑا فاصلہ ہے۔ الغرض قرآن مجید کی پیشگوئی واذا السّماۤء کشطت اتنی واضح طور پر پوری ہو چکی ہے کہ کوئی شُبہ کی گنجائش نہیں رہی۔

سورج میں نشان

اب خاکسار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کا تعلق سورج سے ہے۔ حدیث شریف میں یوں آتا ہے:

حضرت امام مہدی اس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔

(بحارالانوار جلد12 صفحہ 116 مؤلف علامہ محمد باقر مجلسی)

حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کا ذکر براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 281 میں فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

''اور لکھا تھا کہ اُس وقت آفتاب میں ایک نشان ظاہر ہوگا چنانچہ اب تک ظاہر ہے اور دوربین سے دیکھا جاتا ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص281)

بلا شُبہ آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں چیز سورج ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگ سورج کو دیکھتے چلے آئے ہیں اور سائنسدانوں اور دانشوروں نے بھی مشاہدہ کیا۔ اس کے باوجود انیسویں صدی سے پہلے ہم کو علم نہیں تھا کہ سورج کن عناصر سے بنا ہوا ہے اور اس کی حرارت کیا ہے۔ 1814ء میں عظیم جرمن سائنسدان جن کا نام Fraunhofer تھا انہوں نے سورج کی روشنی کو پھاڑ کر دیکھا تو ان کو نظر آیا کہ سورج کی روشنی میں مختلف رنگ کے علاوہ کئی سیاہ رنگ کی لائنیں بھی ہیں۔ یہ سائنس کی بہت بڑی تحقیق ہے اور سورج کا اس Spectrum یعنی طیف کو Fraunhofer Spectrum کہا جاتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک حضرت مسیح موعود نے سورج میں ایک نشان کا جو ذکر فرمایا ہے وہ یہی Fraunhofer Spectrum ہے جو دوربین اور Spectoscope یعنی طیف نما کی مدد سے حاصل ہوتا ہے۔ Fraunhofer یہ سمجھ نہیں سکے کہ سورج کی روشنی میں سیاہ لائن کیوں ہیں۔ ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد 1859ء میں ایک دوسرے جرمن سائنسدان Kirchoff نے اس بھید کو سُلجھایا۔ بھید یہ ہے کہ سورج کے گرد ایک فضا ہے جو سورج سے حرارت میں کم ہے اور وہ اس روشنی میں سے ان Wave lengths کو جذب کر لیتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان Wave lengths کی جگہ سیاہ لائنیں نمودار ہو جاتی ہیں۔

سورج کی اس فضا کو بعد میں Chromosphere کا نام دیا گیا۔ سورج کی سطح جو ہم کو نظر آتی ہے وہ Photosphere کہلاتی ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگ سورج کی ایک فضا سے واقف تھے جو Corona کہلاتی ہے یہ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور مکمل سورج گرہن کے وقت سورج کے گرد نظر آتی ہے۔ تین ہزار سال سے زائد عرصہ سے ہم Corona سے واقف تھے۔

سورج کے Photosphere اور Corona کے درمیان جو Chromosphere ہے اس کی دریافت انیسویں صدی کی تحقیق کا پھل ہے۔ الغرض Fraunhofer Spectrum انیسویں صدی کی زبردست بنیادی تحقیق ہے جس کے ذریعہ سورج کی فضا کو سمجھنے میں غیر معمولی مدد ملتی ہے۔ سورج کے Spectrum کے مطالعہ سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سورج کن عناصر سے بنا ہوا ہے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ Helium کی دریافت زمین پر پہلے نہیں ہوئی بلکہ سورج پر پہلے ہوئی اس کے Spectrum کے ذریعہ یونانی زبان میں سورج کو Helios کہتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام Helium رکھا گیا۔

1868ء میں سورج کے Spectrum کے مطالعہ سے Helium دریافت ہوا اور اس کے کئی سال بعد 1895ء میں زمین پر دریافت ہوا۔ اس وقت سورج پر بڑی بڑی تحقیقات ہو رہی ہیں لیکن Solar Physics یعنی شمسی طبیعات کے مضمون کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا اور Fraunhofer Spectrum کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اُنیسویں صدی کی سب سے بڑی تحقیق

ستاروں کے فاصلے معلوم کرنے کی ابتداء انیسویں صدی میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد تیزی سے ترقی ہوئی اور بیسویں صدی میں ہمیں یہ علم ہوگیا کہ ستارے جو آسمان پر بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں وہ ایک وسیع نظام کے ممبر ہیں جو Galaxy یا کہکشاں کہلاتا ہے۔ ہماری Galaxy میں کم و بیش ایک کھرب ستارے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہمارا سورج بھی ہے۔ ہمارا سورج مرکزِ کہکشاں سے تیس ہزار نوری سال کے فاصلہ پر ہے اور وہ مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر بیس کروڑ سال میں لگاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کی رفتار دو سو کلومیٹر فی سیکنڈ سے زیادہ تیز ہے۔ یہ کہکشاں اتنی بڑی ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کو جانے کے لئے ایک لاکھ سال لگ جاتے ہیں۔ 1920ء کے بعد علم ہیئت میں یہ اہم مسئلہ تھا کہ کیا ہماری کہکشاں ساری کائنات ہے یا اور بھی Galaxies ہیں۔ اس مسئلہ کو مشہور ہیئت دان Edwin Hubble نے حل کیا اور بتایا کہ اور بھی بہت سی کہکشائیں ہیں۔ نیز عموماً کائنات میں کہکشاؤں کے جھرمٹ یعنی Clauster of Galaxies پائے جاتے ہیں۔ 1929ء تاریخی سال ہے جس میں Hubble کے ذریعہ یہ عظیم الشان انکشاف ہوا کہ یہ کہکشاں کے جھرمٹ ایک دوسرے سے دور ہوتے جارہے ہیں اور جتنا کوئی جھرمٹ ہم سے دور ہے اتنی ہی اس کی رفتار زیادہ ہے۔ اس تحقیق کو Hubble's Law کہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں کہکشاؤں کے بارہ میں جو مشاہدات ہوئے ہیں ان میں اس مشاہدہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہماری کائنات جامد نہیں ہے بلکہ پھیل رہی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

(الذاریات:48)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں:-

''یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصور جو مسلسل پھیلتی چلی جارہی ہے صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دُور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ

بینگ(Big Bang)کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے''۔

(الہام،عقل،علم اور سچائی صفحہ 261)

اگر نعوذ باللہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہماری کائنات جامد اور ٹھہری ہوئی نہیں ہے بلکہ پھیل رہی ہے جو کہ بیسویں صدی کی تحقیق ہے اور بڑی دوربین کی مدد سے اور کہکشاؤں کی روشنی کو پھاڑ کر اس کے Spectrum یعنی طیف کے گہرے مطالعہ سے حاصل ہوئی ہے۔

Albert Einstein بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان مانے جاتے ہیں۔ان کی Relativity Theory یعنی اضافیات کی تھیوری سے ان کو واضح اشارہ ملا تھا کہ ہماری کائنات پھیل رہی ہے لیکن انہوں نے خیال کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور انہوں نے اپنی تھیوری میں ترمیم کی اور ایک چیز Cosmological Constant کا اس میں اضافہ کیا تا کہ کائنات جامد رہے۔جب Hubble نے یہ ثابت کر دیا کہ کائنات واقعی پھیل رہی ہے تو انہوں نے اس فعل کو the biggest blunder of my life قرار دیا یعنی یہ سب سے بڑی غلطی ہے جو انہوں نے اپنی عمر میں کی۔اب دیکھئے قرآن مجید میں اس قدر عظیم الشان سائنسی صداقت کا پایا جانا جو کہ بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان کے نزدیک قبل از وقت حیرت انگیز تھی۔کیا ثابت نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور اس نے اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے ذریعہ یہ غیب کا علم عطا فرمایا تھا۔

کہکشاؤں کے ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے جانے کے واقعہ سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ ایک زمانہ دراز پہلے تمام کہکشائیں ایک دوسرے کے بہت قریب تھیں۔تخلیقِ کائنات کے متعلق اس وقت جو نظریہ مقبول ہے وہ یہ ہے کہ ابتداء میں کائنات کا تمام مادہ ایک انتہائی چھوٹی سی جگہ میں بند تھا وہ انتہائی گرم اور انتہائی کثیف تھا۔پھر ایک Big Bang یعنی عظیم دھماکہ ہوا اور وہ مادہ پھٹ کر کئی اجزاء میں منقسم ہوا اور وہ اجزاء ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے اور ان میں سے Galaxies اور ستارے پیدا ہوئے۔1965ء میں Radio Astronomy کے ذریعہ ایک عالمگیر 3o K radiation کا پتہ چلا ہے جس سے اس نظریہ کی تصدیق ہوئی ہے۔بیسویں صدی کی اس عظیم تحقیق کا بھی قرآن مجید میں ذکر ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

یعنی کیا انہوں نے نہیں دیکھا جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟(الانبیاء:31)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن مجید کے اُردو ترجمہ میں اس آیت کے متعلق یہ نوٹ دیا ہے:

ایسی آیت ہے جو کائنات کے اسرار سے ایسا پردہ اُٹھاتی ہے جو اُس زمانہ کے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اسی میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔''

موجودہ سائنس کے اندازے کے مطابق یہ Big Bang کا واقعہ چودہ ارب سال پہلے کا واقعہ ہے۔قرآن مجید کا چودہ سو سال پہلے اس کا ذکر کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔قرآن مجید فرماتا ہے: کیا لوگ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے؟ امریکہ کے ایک سائنسدان Mr. Harry L. Shipman اپنی کتاب Black Holes, Quasars and the Universe (Haughton Mofflin Company, Boston Unversity USA, 1976 P 288) کے آخر میں تحریر کرتے ہیں:

''عظیم دھماکہ(Big Bang) کا نظریہ ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔کس نے اس مادہ کو پیدا کیا جو بڑے دھماکے سے پھٹا۔اس کا ہیئت دان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ہماری نظر وہاں تک بھی پہنچ جاتی ہے جبکہ کائنات پیدا ہو کر صرف چند سیکنڈ ہوئے تھے لیکن وہاں ہماری نظر رُک جاتی ہے۔یہ کتاب اس پیدائش کے مسئلہ کو فلسفہ دان اور مذہبی علم والے لوگوں کے حوالہ کر کے اب ختم ہوتی ہے''۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی بے نظیر کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں اس مسئلہ کا اس طرح جواب دیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''دوسری دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی پر قرآن شریف نے خدا تعالیٰ کا علت العلل ہونا قرار دیا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے:......(النجم:43)

یعنی تمام سلسلہ علل و معلولات کا تیرے رب پر ختم ہو جاتا ہے۔تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر عمیق سے معلوم ہو گا کہ یہ تمام موجودات علل و معلول کے سلسلہ سے مربوط ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ علت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہو گی یا اس کا وجود کسی دوسری علت کے وجود پر منحصر ہو گا اور پھر یہ دوسری علت کسی اور علت پر وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دُنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جا کر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی اخیر علت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔پس جس پر اس تمام سلسلہ کی انتہا ہے وہی خدا ہے۔آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ آیت وانّ الیٰ ربك المنتھٰی اپنے مختصر لفظوں میں کسی طرح اس دلیل مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے۔جس کے یہ معنی ہیں کہ انتہا تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 ص 369)

اجرام فلکی کا وقت مقررہ تک چلنا

قرآن مجید میں یہ صداقت بھی بیان ہوئی ہے کہ ہر چیز فانی ہے۔سورۃ الرحمٰن میں فرمایا:

ہر چیز معرض زوال میں ہے اور باقی رہنے والا وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔

(الرحمٰن:28,27)

سورۃ الرعد میں فرمایا:

یعنی اجرام فلکی جو گھوم رہے ہیں صرف ایک وقت مقررہ تک ہی چلیں گے۔(یہ ہمیشہ چلنے والی چیز نہیں ہیں) (الرعد:3)

موجودہ زمانہ کی سائنس نے قرآن مجید کی اس صداقت کی بھی تصدیق کی ہے یہ تو ہم زمانہ سے دیکھتے آتے ہیں کہ انسان پیدا ہوتا ہے بڑا ہوتا پھر اس پر ضعف کا دور آتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔اسی طرح جانوروں اور نباتات پر بھی موت آتی ہے لیکن زمین اور اجرام ساوی پر بھی فنا آئے گی۔یہ اس زمانہ کی تحقیق ہے۔زمین کی عمر کا اندازہ چٹانوں کے معائنے سے لگایا جا سکتا ہے۔اس وقت زمین کی عمر کا اندازہ ساڑھے چار ارب سال ہے۔سورج اور نظام شمسی کی عمر کا اندازہ پانچ ارب سال ہے۔ اور اندازہ یہ ہے کہ سورج کے اندر جو ہائیڈروجن جل رہا ہے اور Nuclear Reaction کے ذریعہ ہیلیم Helium میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ وہ مزید کم وبیش پانچ ارب سال میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد سورج کا حجم بہت بڑا ہو جائے گا۔سیارہ عطارد تک سورج کی حد پہنچ جائے گی۔شدید گرمی کی وجہ سے اس وقت ہماری زمین کے سمندر اُبل جائیں گے اور زندگی زمین پر ختم ہو جائے گی۔پھر اس کے بعد سورج پر ایک اور دور آئے گا جب وہ سکڑتا جائے گا یہاں تک کہ اس کا حجم ایک سیارے کے حجم جتنا ہو جائے گا۔اس وقت سورج کی روشنی بہت کم ہو گی۔اس قسم کے تارے کو White Dwarf کہتے ہیں۔یہ زمانہ گویا سورج کی زندگی کے بڑھاپے کا زمانہ ہو گا۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو Exploration of the Universe by Abell)

سورج پیلے رنگ کا نظر آتا ہے۔تاروں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور مختلف عمریں۔الغرض بیشمار تارے جو اس وقت گھوم رہے ہیں ان سب کی محدود عمر ہے۔قرآن مجید نے جو یہ فرمایا ہے:

صرف ایک مقررہ وقت تک ہی چلیں گے۔

(الرعد:3)

موجودہ سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے۔

''جدید تحقیقات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ proton کی بھی ایک محدود عمر ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے جبکہ قبل ازیں نظری طبیعات کے ماہرین proton کی عمر کو غیر محدود خیال کرتے تھے۔'' (p 276)

''فزکس کا ایک مشہور Law ہے کہ عنطر ابی (Entropy) ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔یعنی کائنات میں disorder یعنی بے ترتیبی بڑھتی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ'' کائنات میں موجود مادہ کا بہت معمولی حصہ توانائی کی صورت میں ضائع ہوتا رہتا ہے اور اسے کبھی بھی دوبارہ کسی بھی شکل میں حاصل نہیں کیا جا سکتا''۔

(p 273)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ضیاع اور ازل اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ناممکن ہے کہ ایک چیز مسلسل ضائع ہونے کے باوجود بچی بھی رہے۔ہر ضائع ہونے والی چیز لازماً ختم ہو جائے گی''۔(p 276)

الغرض جس طرح کائنات کی ابتداء خدا تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتی ہے اسی طرح کائنات کا خاتمہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔سیّدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرماتے ہیں:

''پھر ایک اور لطیف دلیل اپنی ہستی پر فرماتا ہے اور وہ یہ ہے۔...... (الرحمٰن:28,27)

یعنی ہر ایک چیز معرض زوال میں ہے۔اور جو باقی رہنے والا ہے وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔اب دیکھو کہ اگر ہم فرض کر لیں کہ ایسا ہو کہ زمین ذرّہ ذرّہ ہو جائے اور اجرام فلکی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ان پر معدوم کرنے والی ایک ایسی ہوا چلے جو تمام نشان ان چیزوں کے مٹا دے مگر پھر بھی عقل اس بات کو مانتی اور قبول کرتی ہے بلکہ صحیح کانشنس اس کو ضروری سمجھتا ہے کہ اس تمام نیستی کے بعد بھی ایک چیز باقی رہ جائے۔جس پر فنا طاری نہ ہو۔اور تبدل اور تغیر کو قبول نہ کرے اور اپنی پہلی حالت پر باقی رہے۔پس وہ وہی خدا ہے جو تمام فانی صورتوں کو ظہور میں لایا اور خود فنا کی دست برد سے محفوظ رہا''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 ص 371)

آئزک نیوٹن (Issac Newton)

(اقتباسات از خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

(1) زندگی وقت کے ایک با مقصد مصرف کا نام ہے۔ جب یہ زندگی میسر آجائے تو انسان ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے اور خود لطف اٹھاتا ہے۔ چنانچہ نیوٹن کے نوکر نے نیوٹن کے متعلق بیان کیا کہ اس نے نیوٹن کو کبھی سوئے ہوئے نہیں دیکھا۔ لوگ اس کو زبردستی پکڑ کر کہیں تقریب کے لئے لے جائیں تو لے جائیں ورنہ وہ دن رات کام کرتا رہتا تھا۔ ہم رات کو سوتے تھے تو وہ جاگ رہا ہوتا تھا۔ صبح ہم اٹھتے تھے تو وہ اٹھا ہوا ہوتا تھا۔ یا کتابیں تھیں یا تجربے تھے جن میں دن رات لگا رہتا تھا۔ تیسری چیز تو اس میں کوئی تھی ہی نہیں۔ ایسا کیوں تھا وہ محض محنت نہیں کر رہا تھا۔ اس کو ان چیزوں میں مزہ آرہا تھا اور یہی زندگی کے بالذت ہونے کا نسخہ ہے۔ زندگی با مقصد ہو جائے اور اس مقصد کے تابع خرچ ہونے لگے تو لطف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ دنیا سمجھتی ہے کہ وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہے۔ اتنا وقت دے رہا ہے۔ تھک جائے گا لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس کو زندگی کے ہر اس لمحہ میں مزہ آرہا ہوتا ہے۔ جو زندگی کے اس مقصد کی پیروی میں خرچ کرتا ہے۔ اس سے ہٹ کر جو زندگی کا لمحہ ہوتا ہے اس میں وہ بور (Bore) ہو رہا ہوتا ہے۔ اب لوگ (بیت) میں جا کر بور (Bore) ہو رہے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل کر بور ہوتے تھے۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کا دل مسجد میں اٹکا ہوتا تھا۔ بوریت کا یہی مطلب ہے باہر دل نہیں لگتا تھا۔ جب وقت ملتا کاموں سے فراغت ملتی تو مسجد میں جا کر دل لگ جاتا تھا۔ تو یہ صرف زاویہ نظر کے اختلاف کی بات ہے۔ کام اپنی ذات میں لذت ہے اگر مقصد کے تابع ہو جائے اس لئے اپنے مقصد بلند کریں۔

اپنی ہمتوں کو بلند کریں۔ انفرادی طور پر بھی Productive ہوں اور مضامین کے سلسلہ میں بھی سرگرم ہوں۔ آپ کے جو رسالے نکل رہے ہیں ان میں بھی اور اپنی مجالس میں بھی آپ ایسے مضامین پڑھیں جو دماغوں کو انگیخت کریں مثلاً سائنسدانوں کی زندگیوں کے حالات ہیں یہ کیوں نہیں بار بار پڑھتے۔ میرا خیال (ہے) آپ میں سے اکثر ایسے ہوں گے جنہوں نے تعلیم سے فراغت کے بعد اس بات میں دلچسپی لینی چھوڑ دی کہ ہماری برادری کے سائنسدانوں پر کیا گزری۔ کس زمانہ میں کیا ہوا۔ کس طرح وہ آگے نکلے۔ ان کی کیا مشکلات تھیں۔ حالانکہ جب آپ ان کے حالات پڑھیں گے تو وہ حالات پڑھتے پڑھتے اللہ تعالیٰ آپ کے ذہن کی کھڑکیاں بھی ساتھ ساتھ کھول رہا ہو گا۔ کئی جگہ آپ کی نظر وہاں سے ہٹ جائے گی اور خیال میں ایک اور فلسفہ جنم لینے لگ جائے گا۔ پس آپ اپنے فن سے اپنے آپ کو باتعلق رکھیں اس کے بہت سے ذریعے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ پرانے اور نئے سائنسدانوں کی زندگی کے حالات پڑھیں۔ اس کے علاوہ آجکل دنیا میں نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں۔ ان پر پیپر پڑھیں۔ آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطاب 14 اکتوبر 1982ء
مطبوعہ الفضل ربوہ 22 فروری 1983ء)

(2) انگریزی Poetry میں ایک نام بہت مشہور ہے اور بہت عظمت حاصل کی ہے۔ اس نے۔ اس کی چھاپ اتنی مختلف ہے باقی شعراء سے کہ پوپ الیگزینڈر (Pope Alexander) یا الیگزنڈر پوپ کا نام اپنی ذات میں ایک الگ چھاپ کا علمبردار ہے۔ پوپ کے اوپر بہت سے انگریز محققین نے اپنی عمریں گلائی ہیں۔ اس پر ہی انہوں نے بڑے بڑے مقالے لکھے اور پی ایچ ڈی حاصل کی۔ ہمارے ایک پروفیسر ہوا کرتے تھے انگلستان میں یہاں Brikbeck College میں۔ وہ بھی پوپ کے سپیشلسٹ ہوتے تھے۔ تو پوپ شاعر نے ایک ایسی بات کہی ہے ایک سائنسدان کے متعلق جس کے متعلق میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے دنیا بنی کسی سائنسدان کو اتنا عظیم خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا۔ آپ سمجھیں گے مبالغہ ہے۔ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں بات اور مجھے بتائیں اس میں کون سا مبالغہ ہے۔

پوپ یعنی یہ الیگزینڈر پوپ 1688ء میں پیدا ہوا اور 1744ء میں صرف چھپن سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ لیکن نیوٹن اس سے بہت پہلے پیدا ہوا تھا اور اس کی زندگی ہی میں فوت ہوا۔ اس وقت اس کی عمر اکتالیس سال کی تھی تو اس کو غالباً توجہ دلائی گئی اس وقت یہاں سب سے بڑا عظیم شاعر یہی تھا کہ نیوٹن کے اوپر اس کی شان کے مطابق کوئی ایسا شعر کہو کہ اس کے کتبے پر لکھا جائے اور اس چیلنج کو اس نے کس شان سے پورا کیا عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس نے لکھا اور غالباً یہی اس کے کتبہ پر تحریر بھی درج ہوگی۔ مجھے علم نہیں۔ میں نے نیوٹن کا کتبہ دیکھا نہیں۔ لکھا اس نے اس کتبہ کی خاطر تھا۔ وہ کیا ہے۔

Nature and Nature's Laws
Lay hid in night God said, let
Newton be and all was light.

قانون قدرت اور قانون قدرت کے راز رات کے اندھیرے میں لپٹے ہوئے تھے یعنی لاعلمی کے اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے۔ اب جیسا کہ بائبل میں آتا ہے کہ خدا نے کہا روشنی ہو جا اسی حوالے سے اس کا دماغ اس طرف گیا ہے اور اس نے یہ عظیم بات کہہ دی کہ خدا نے یہ نہیں کہا کہ روشنی ہو جا۔ خدا نے فرمایا Let Newton be نیوٹن ہو جا اور روشنی پھیل گئی۔ اتنا عظیم مقولہ ہے کہ آج تک کسی سائنسدان کو دنیا کے پردے پر ایسا خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا ہو گا اور واقعۃً یہ سچا ہے۔ کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے عظیم الشان سائنسدان روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یعنی خدا سے دور چلے جاتے ہیں۔ نیوٹن وہ سائنسدان ہے جس نے اندھیروں سے خود بھی روشنی کی طرف سفر کیا اور روشنی کو پا لیا۔ اس لئے اگر دنیا کے تمام سائنسدانوں میں کسی کو حقیقت میں ولی اللہ کہا جا سکتا ہے تو وہ نیوٹن تھا۔ اس لئے نیوٹن کے اپنے اقرار سے پہلے جو میں ابھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ میں نیوٹن کے متعلق یہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ عیسائیت کی گود میں اس نے پرورش پائی، بچپن سے تثلیث کا مذہب اس کو پڑھایا گیا مگر جوں جوں اس نے خدا کے نور سے روشنی حاصل کی۔ تثلیث سے بیزار ہوتا چلا گیا اور رفتہ رفتہ اس کی توجہ بائبل کی طرف بھی منتقل ہوئی جبکہ وہ جانتا تھا کہ لازماً اصل میں یہ خدا کا کلام ہے تو بائبل کی تشریحات جو عیسائی دنیا تثلیث کے حق میں پیش کیا کرتی تھی اس نے انہی حوالوں کو تثلیث کے خلاف استعمال کیا اور حضرت مسیح موعود نے جو ہمیں علم کلام عطا کیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا فیض گزشتہ میں سفر کر کے ماضی میں سفر کر کے نیوٹن تک بھی پہنچا اور وہی استنباط ہے حیرت انگیز طریق پر یہاں تک کہ عیسائیت کی پیش کردہ تثلیث سے کلیۃً بیزار ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں اعلان کیا کہ میں اب اس سوچ کے سفر کے بعد خدا کی ہستی کا اس سے بہت زیادہ قائل ہو چکا ہوں جتنا پہلے تھا اور حضرت عیسیٰ کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی ہے کیونکہ وہ موحد تھا اور ایک خدا کا پجاری تھا۔ اس نے کبھی نہیں کہا کہ میری عبادت کرو۔ اب آج انگریز بجا طور پر نیوٹن پر فخر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں بجا طور پر نہیں کرتے کیونکہ وہ نیوٹن جس پر فخر ہونا چاہئے تھا اس نیوٹن کو تو انہوں نے اٹھا کر باہر پھینک دیا تھا۔

اب ضمناً میں نیوٹن کا تعارف کرواؤں۔ پھر اس نے جو بات کہی ہے میں اس کی طرف آؤں گا۔ نیوٹن کو کیمبرج یونیورسٹی میں اس کے علم و فضل کے نتیجہ میں پروفیسر شپ کی کرسی دی گئی اور اس کے ساتھ اس زمانہ میں جتنا بھی وظیفہ پاؤنڈوں کی صورت میں مقرر تھا وہ اتنا تھا کہ بڑی آسانی کے ساتھ جس کی ضرورتیں کم ہوں اس کے لئے تو اور بھی زیادہ آسانی تھی یہ اپنی زندگی کے مصارف اسی میں سے نکالتا۔ کسی اور کام کی ضرورت نہیں، دن رات یہ لیبارٹری میں خرچ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے کبھی بھی ایسا دن نہیں چڑھا کہ میں اٹھ کر لیبارٹری گیا ہوں اور میرے بچوں کی مجھ سے پہلے آنکھ کھل گئی ہو اور کبھی بھی لیبارٹری سے باہر نہیں نکلا جبکہ میں نے لیبارٹری میں بارہ بجنے کی آواز نہ سنی ہو۔ جب گھنٹہ گھر بارہ بجاتا تھا تو میں سمجھتا تھا کہ اب کافی ہو گئی ہے مجھے واپس چلے جانا چاہئے اور اس کیفیت میں اس نے علم کا تتبع کیا تھا۔

اس بے چارے کو کیمبرج یونیورسٹی نے اس الزام کے نیچے نکال باہر مارا کہ Trinity جو College ہے کیمبرج کا۔ اس کے تم پروفیسر بنے ہوئے ہو اور Trinity کے خلاف پرچار کر رہے ہو تم تو جاہل ہو بالکل، تمہیں کوئی علم نہیں کہ ٹرینیٹی کے بغیر تو کائنات ہی نہیں ہے۔ تم کس کائنات کی باتیں ہمیں بتا رہے ہو جس میں Trinity نہیں ہے۔ نیوٹن نے کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی اس نے کہا کہ میں نے جو نور حاصل کرنا تھا وہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کر لیا ہے اور تمہاری Trinity کے نور کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اندھیرا ہے، یہ جہالت ہے۔ پس یہ فقرہ پوپ کا اب آپ دوبارہ سنیں۔ خدا نے کہا Let Newton be and All was light نیوٹن کے ساتھ نور وابستہ ہو گیا اور اس کی روشنی کو حاصل کرنے کے لئے اس نے بے حد قربانیاں کیں۔ پروفیسر شپ کو اتار کر پھینکا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا پھر غالباً ٹیوشن لے کر یا کس طرح پلا ہے۔ لیکن اس وقت ساٹھ پاؤنڈ تھا غالباً اس کا وظیفہ۔ وہ اس نے ایک طرف پھینک دیا کہ اپنا وظیفہ اپنے پاس رکھو۔ میں خدا کو نہیں چھوڑ سکتا میں Trinity College کو چھوڑ سکتا ہوں اور اپنے علم کی تحقیق پھر بھی جاری رکھی۔

یہ آئزک نیوٹن (Issac Newton) ہے جس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ جب سے دنیا میں علمی انقلابات آئے ہیں ایسا علمی انقلاب کسی سائنسدان کے ذریعے نہیں آیا جس سے دنیاوی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو اور روحانی علوم کی روشنی بھی پھیل گئی ہو۔ ایک نیوٹن تھا اور نیوٹن کا اپنا اقرار سن لیجئے۔ میں کیا ہوں۔ نیوٹن اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا اس کے الفاظ میں I do not know what I may appear to the world but to myself I seem to have been only a boy playing on the sea shore.

میں اپنی نظر میں تو اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے بچے کے طور پر دیکھتا ہوں جو علم کے سمندر کے ساحل پر کھیل رہا ہوں۔

کیونکہ اس نے علم کا ایک نیا دور شروع کروایا ہے۔ چونکہ اس پر خدا بھی روشن ہو چکا تھا اس لئے اس کی اپنی علمی حیثیت اس کی نظر میں سکڑ گئی اور ولا یحیطون بشی من علمه اس کو علم نہیں تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ مگر یہی اعلان اس نے کیا ہے اور ببانگ دہل یہ اعلان کیا ہے۔ ولا یحیطون بشی من علمه الا بما شآء اس کے علم کا کوئی چیز احاطہ نہیں کر سکتی مگر جتنا وہ چاہے اور جسے وہ چاہے اس کو اتنا ہی احاطہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ کہتا ہے میں ایک چھوٹے بچے کی طرح سمندر کے ساحل پر یعنی علم کے سمندر کے ساحل پر اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی توجہ بٹانے کی خاطر، اپنے دل بہلاوے کے لئے کبھی ایک چھوٹا سا ملائم پتھر ڈھونڈ لیتا ہے اس کو اپنے کلہ پر لگاتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ دیکھو ملائم پتھر ہے اور کبھی کوئی گھونگا تلاش کر لیتا ہے جو سمندر کی تہہ میں بنا ہے۔ کیسے بنا، کیوں بنا، کیوں گھونگے کے جانور نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کی تفصیل پر اس کی کوئی نظر نہیں ہوتی لیکن اپنے لئے وہ OR a prettier shell than ordinary عام شیل سے زیادہ کوئی خوبصورت سا شیل اس کو نظر آئے تو اسے چن لیتا ہے۔ اب یہ تجربہ تو آپ سب کا ہی ہوگا جنہوں نے بھی ساحل سمندر پر پکنک منائی ہے خواہ وہ کراچی کے ہوں یا انگلستان کے ہوں۔ اکثر لوگ تو ایسے ہیں یہاں جنہوں نے ضرور ساحل سمندر دیکھا ہوگا اور پکنک بھی منائی ہوگی۔ وہ جانتے ہیں کہ کس طرح وہ دوڑتے پھرتے ہیں وہ گھونگوں کی تلاش میں، خوبصورت پتھروں کی تلاش میں۔ چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں سارے اس جدوجہد میں شامل ہو جاتے ہیں تو نیوٹن کہتا ہے کہ میں بھی اپنے آپ کو اس بچے کے طور پر دیکھتا ہوں Whilst the great ocean of truth lay all undiscovered before me.

(Brewster's Memoris of Newton IIXXIVII)

میں ایسے بچے کے طور پر دیکھتا ہوں جو اس قسم کے گھونگوں وغیرہ کے چننے میں مصروف ہو جبکہ عظیم الشان سچائی کا سمندر اس کے سامنے دور تک پھیلا پڑا ہو اور گہرائی میں اس کا کوئی اتھاہ نظر نہ آئے اگر وہ اپنے آپ کو عالم اور سائنسدان کہہ سکتا ہے تو کہتا ہے پھر نیوٹن سے بھی توقع رکھو کہ وہ اپنے آپ کو کیا دیکھ رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 فروری 1999ء مطبوعہ انٹرنیشنل الفضل 9/اپریل 1999ء)

☆......☆......☆

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

حضرت رسول کریمؐ کا دشمنوں سے عفوودرگزر

فتح مکہ کے موقع پر معافی کی عظیم داستان

حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ اس وقت خاکسار رسولؐ اللہ کے عفو و درگزر کا ذکر کرنا چاہتا ہے اور وہ بھی دشمنوں کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (الشوریٰ:41)

حضرت رسول کریمؐ کی تمام زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ آپؐ نے ہمیشہ اصلاح کے پہلو کو مدنظر رکھا اور آپؐ کی ذات پر اگر کسی نے زیادتی کی تو اسے معاف فرما دیا۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار کرنے کے لئے ہمیشہ نرمی، محبت، اخوت، عجز اور خاکساری کو شعار بنائے رکھا۔ لیکن اس معاملہ میں کبھی کوئی کمزوری نہ دکھائی۔ ظلم پر ظلم سہا لیکن جو مشن اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد فرمایا اس کو نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔

رسولؐ اللہ کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں کہ جن میں ہمیں آپ کے عفو و درگزر کے ایسے ایسے نمونے ملیں گے جن کو اپنا کر ہم دنیا اور آخرت میں فلاح حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے معاشرہ کو ایک جنت نظیر معاشرہ میں بدل سکتے ہیں۔

فتح مکہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ آپؐ کو اس دشمن پر مکمل قدرت تھی کہ جس نے ظلم اور بربریت کے تمام ریکارڈ زتوڑ دیئے تھے اور وہ آپ کے سامنے بے بس اور لاچار کھڑے تھے۔ لیکن آپؐ نے کیا کیا؟ آپ نے ان کو معاف فرما دیا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے ایک عاشق صادق اس کو کیسے دیکھتے ہیں۔

حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب لکھتے ہیں۔

حضورؐ تیرہ برس تک مکہ میں اور آٹھ برس تک مدینہ میں کفار عرب کے ظلموں کا تختہ مشق بنے رہے۔ انہوں نے آپ کو وطن سے بے وطن کیا۔ آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو مارا پیٹا۔ زخمی کیا، قتل کے درپے ہوئے، قید میں رکھا، طائف کے لفنگوں نے پتھر مارے، گالیاں دیتے اوباشوں اور کتوں کو پیچھے بھگاتے ہوئے گیارہ میل تک حضورؐ کا تعاقب کیا۔ آپؐ نماز پڑھ رہے ہیں کہ پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی گندگی سمیت لا کر رکھ دی۔ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں کہ گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹنے لگے۔ جنگ احد میں آپؐ کو زخمی کیا۔ ہجرت کے موقعہ پر آپؐ کو زندہ یا مردہ لاوے اس کے لئے سو اونٹ کا انعام مقرر کر کے آپ کو اشتہاری مجرم قرار دیا۔ آپ کے ساتھیوں کو بے رحمی سے قتل کیا۔ آپ پر ایمان لانے والے غلاموں اور لونڈیوں کو مار مار کر اندھا کر دیا۔ ظالموں نے مسلمانوں کا ایک پاؤں ایک اونٹ اور دوسرا دوسرے سے باندھ کر دونوں کو چلا کر جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ عفیفہ عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر شہید کیا گیا۔ مدینہ پر متواتر چڑھ کر آئے۔ آپ کی جوان صاحبزادی کو اس قدر پتھر مارے کہ اسقاط ہو گیا اور اسی میں وہ فوت ہو گئی۔

آپؐ کے عفو کا کامل نمونہ

ان تمام ظلموں کے بعد جب مکہ فتح ہوتا ہے اور خدا کا نبی دس ہزار قدوسیوں کے جمگھٹے میں ان الــذی ......(القصص:86) کے مطابق مکہ میں داخل ہوتا ہے اور دوسرے روز سب مکہ والوں کو صحن کعبہ میں جمع کیا جاتا ہے۔ بتاؤ کہ نرم سے نرم دل کیا سزا تجویز کرے گا؟

کیا مسلمانوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں؟ کیا حضور کی ہتک کا کوئی بدلہ نہیں؟ کیا زینب کا اسقاط حمل بے انتقام جائے گا؟ کیا سمیعہؓ مرحومہ کی دردناک موت اور خبیبؓ کا خوفناک قتل ضائع جائے گا؟ کیا مدینہ پر چڑھائیاں اور بدر، اُحد اور خندق میں مسلمانوں کا قتل ہونا کوئی رنگ نہ لائے گا؟ کیوں نہیں لائے گا اور ضرور لائے گا اور میری طبیعت تو ایک منٹ کے لئے بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ مکہ والوں کو معاف کیا جائے گا۔ نہیں اور ہرگز نہیں میں تو منتظر ہوں کہ ابھی تیر و تلوار کے چلنے، مکانوں کے گرنے درختوں کے کاٹے جانے، خندقیں کھود کھود کر مکہ کے ظالم درندوں کے زندہ جلائے جانے اور مکہ کی اینٹ سے اینٹ بجائے جانے کی پے در پے آوازیں آئیں گی اور مسلمانوں کا لشکر مکہ سے تب واپس جائے گا جب لوگ کہیں گے کہ مکہ بھی ایک بستی ہوتی تھی۔ مگر اب نہیں لیکن میں حیران ہوں۔ میری عقل کام نہیں کرتی۔ میں سمجھتا ہوں بیداری نہیں بلکہ خواب ہے کیونکہ چاروں طرف مکہ کے باشندوں کو خوشی سے اچھلتے کودتے گھروں کی طرف جاتے دیکھتا ہوں۔ جو پوچھنے پر بتاتے ہیں کہ سب سے رحیم خدا کے سب سے رحیم بندےؐ نے ہم سب کو جمع کر کے صاف الفاظ میں اعلان فرما دیا کہ اذهبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم یغفر الله لکم کہ جاؤ تم سب آزاد ہو اور صرف میں خود تمہیں معاف نہیں کرتا ہوں بلکہ اپنے رب سے تمہارے لئے عفو کا طلبگار ہوں۔ (ابن ہشام جلد 4 ص 94)

دنیا کے لوگو! بتاؤ کہ اس کا کوئی نمونہ ہے؟ حکومت کے نمائندو نام لو کسی بادشاہ کا جس نے یہ نمونہ دکھایا ہو۔

آنحضرتؐ اور حضرت یوسفؑ کے عفو کا مقابلہ

بیشک حضرت یوسفؑ نے اپنے قصورواروں کو معاف کیا مگر کس کو؟ اپنے سگے بھائیوں کو۔ مگر محمدؐ نے بیشک اپنی برادری کے لوگوں کو معاف کیا۔ مگر وہ سگے نہ تھے پھر یوسف علیہ السلام کے ماں باپ زندہ تھے۔ اگر یوسفؑ اپنے بھائیوں کو معاف نہ کرتا تو کیا کرتا؟ کیا بھائیوں کو سزا دے کر ماں باپ کو زندہ درگور کر دیتا؟ مگر محمدؐ اگر سزا دیتے تو کیا مضائقہ تھا۔

پھر یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو قتل نہیں کیا بلکہ عمداً خشک کنویں میں ڈال دیا تاکہ یلتقطه ...... (یوسف: 11) یعنی کوئی مسافر اسے لے جائے۔ مگر آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ کو اپنی طرف سے قتل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ پھر یوسفؑ کے بھائی گھر سے نکال کر خاموش ہو گئے۔ مگر مکہ کے کافروں نے مدینہ میں بھی چین نہ لینے دیا۔ بلکہ بدر، احد اور خندق غرض ہر موقع پر آپؐ کو تباہ کرنے کی نیت سے حملہ آور ہوئے۔ اس لئے میرے آقاؐ کا اپنی قوم کو معاف کرنا یوسف کے معاف کرنے سے ہزار درجہ، لاکھ درجہ، کروڑوں درجہ بلکہ بے انتہا درجہ بڑھ کر ہے۔ آپؐ اس عورت کو معاف کر دیتے ہیں جس نے آپؐ کے چچا کا کلیجہ چبایا تھا۔ آپؐ اس وحشی کو بھی معاف کر دیتے ہیں جس نے چھپ کر آپ کے چچا کو قتل کیا تھا۔ آپؐ اسے بھی معاف کر دیتے ہیں جو اپنے باپ کی طرح مسلمانوں کا جانی دشمن یعنی ابوجہل کا بیٹا عکرمہ تھا۔ یہ ہے عفو کی بہترین مثال اور اسے کہتے ہیں قابو پا کر معاف کرنا اور یہ ہے میرے آقا و مولیٰ اور سید کا بے نظیر نمونہ فداہ ابی وامی

اور چونکہ ہر امر میں ہمارے رسولؐ نمونہ ہیں اور کوئی انسانی حالت ایسی نہیں جس میں آپؐ نمونہ نہ ہوں۔ اسی لئے اس وقت آسمان کے نیچے ساری دنیا کے لئے آپؐ کے سوا کوئی شخص ہمارے لئے کامل نمونہ نہیں ہو سکتا۔

(انسان کامل ص 25 تا 27 از حضرت سید میر محمد اسحٰق)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

پھر دوسرا زمانہ تھا کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے سرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت کے رنگ میں چوں بھی نہیں کر سکتا اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے کہ اگر چاہتے تو کل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا۔ جب الٹ کر مکہ فتح کیا تو لا تثریب علیکم الیوم فرمایا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 149)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

۞ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

ایک واقفہ نو عزیزہ حرا مبارک بنت مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ساکن ضلع حافظ آباد نے سرگودہا یونیورسٹی سے ایم اے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو ہمیشہ کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔آمین

اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع چنیوٹ

۞ مجلس انصاراللہ ضلع چنیوٹ کو امسال اپنا پہلا اجتماع مورخہ 6/اپریل 2014ء کو چک متھرومہ میں کروانے کی توفیق ملی۔اجتماع کا باقاعدہ افتتاح محترم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب امیر ضلع نے کیا۔ تلاوت، نظم اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں پیدل چلنا، رسہ کشی اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات کروائے گئے۔مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے بھی خطاب کیا۔ آخری اجلاس محترم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت ہوا۔محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب کیا ۔ صدارتی خطاب اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔اور آخر پر تمام مہمانان کی خدمت کھانا پیش کیا گیا۔اجتماع میں ضلع بھر کی 15 مجالس سے 190 کی تجنید میں سے 150 انصار نے شرکت فرمائی۔

درخواست دعا

۞ مکرم زاہد اقبال صاحب معلم سلسلہ کوٹ گوندل ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نانی اماں مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد شہید صاحب تخت ہزارہ ضلع سرگودھا مختلف عوارض کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق طیب صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ولادت

۞ مکرمہ طیبہ طاہر صاحبہ سویڈن تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سدرہ نواز صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سرفراز نواز صاحب ناروے کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی زارا نواز کے بعد مورخہ 4/اپریل 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام یوسف نواز تجویز ہوا ہے نومولود مکرم محمود احمد اٹھوال صاحب جرمنی کا پوتا ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

نکاح وتقریب شادی

۞ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 30 مارچ 2014ء کو میری دو عزیز بچیوں کی تقریب رخصتانہ باب الابواب شرقی ربوہ کے گراسی پلاٹ میں ہوئی۔مکرم شاہد محمود صاحب ولد مکرم امجد محمود صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان خاکسار نے مورخہ 27 جولائی 2013ء کو شمسہ کنول صاحبہ بنت مکرم محمد اسحق صاحب ننکانہ صاحب سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا تھا۔مکرم طلحہ مدثر صاحب ولد مکرم مبشر احمد قمر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب کے نکاح کا اعلان خاکسار نے 30 مارچ 2014ء کو مکرمہ نبیلہ کرن صاحبہ بنت مکرم امجد محمود صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔31 مارچ کو اسی گراسی پلاٹ میں بعد نماز ظہر دعوت ولیمہ کے موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔جن چار بچوں کی شادی ہوئی ہے وہ میرے خسر مکرم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم آف غوطہ سراج ضلع نارووال حال ننکانہ صاحب کی نسل سے ہیں۔مکرم طلحہ مدثر صاحب ان کے پوتے ہیں، مکرم شاہد محمود صاحب ان کے نواسے، مکرمہ شمسہ کنول صاحبہ اور مکرمہ نبیلہ کرن صاحبہ ان کی نواسیاں ہیں۔ جبکہ مکرم شاہد محمود صاحب مکرم مرزا مختار احمد صاحب مرحوم باب الابواب شرقی ربوہ کے پوتے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مذکورہ شادیاں ہر اعتبار سے فریقین کے لئے باعث الفت ومودت ہونے کے ساتھ مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بھی ہوں۔آمین

ریفریشر کورس

(نظامت انصاراللہ ضلع سرگودھا)

۞ مورخہ 9 مارچ 2014ء کو مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد کی زیر صدارت اجلاس کا افتتاح ایوان ناصر میں صبح 8 بجے ہوا۔ مختلف شعبہ جات خاص کر اصلاح وارشاد کے متعلق ہدایات دیں اور دعا کروائی اس کے بعد مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم علاقہ سرگودھا نے ہدایات دیں۔مرکزی عاملہ کے کئی ممبران نے مقررہ شعبہ جات کا تعارف کروایا۔آخر پر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے واقعاتی رنگ میں تربیتی امور بتائے۔پورے ضلع سے ضلعی عاملہ اور زعماء مجالس کی کل حاضری 44 تھی۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم نسیم احمد صاحب کارکن دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب سابق سیکرٹری امور عامہ کنری ضلع عمر کوٹ مورخہ 7 مارچ 2014ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔اگلے دن نماز ظہر کے بعد کنری میں محترم محمد آصف طاہر صاحب مربی ضلع عمر کوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔جنازہ ربوہ لایا گیا۔9 مارچ کو بیت المبارک ربوہ میں محترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔مرحومہ ہمدرد، غریب نواز، نماز وروزہ کی پابند، خلافت سے محبت کا تعلق رکھنے والی اور تلاوت قرآن سے عشق کرنے والی تھیں۔آخری عمر میں بھی قرآن کریم کو یاد کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں اور بہت سارا حصہ زبانی یاد تھا۔آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں۔وفات پر غرباء نے اظہار کیا کہ آپ لوگوں کی ماں نہیں ہماری ماں فوت ہوئی ہے۔آپ دعا گو، صاحب رؤیا، نیک وصالح خاتون تھیں۔مرحومہ نے چھ بیٹے خاکسار، مکرم نعیم احمد صاحب کنری، مکرم حافظ عطاء الکریم شاد صاحب سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کنری، مکرم عقیل احمد صاحب شکور پارک ربوہ، مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب حیدر آباد، مکرم راشد منصور صاحب کنری، تین بیٹیاں مکرمہ قمر النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شرقپور خورد اہلیہ مکرم طارق احمد صاحب، مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالماجد صاحب لندن اور مکرمہ فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سلیم احمد صاحب بابت ترکہ مکرم نصیر احمد ناصر صاحب)

۞ مکرم سلیم احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم نصیر احمد ناصر صاحب وفات پاچکے ہیں۔ان کی امانت ذاتی نمبر 76809 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/4,234 روپے موجود ہیں۔لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
3۔مکرم سلیم احمد صاحب (بیٹا)
4۔مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
5۔مکرم کلیم احمد صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ عطیۃ الاول صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرمہ عتیقہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
8۔مکرمہ مدثرہ نصیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد نصراللہ صاحب بابت ترکہ مکرمہ سرمدی بیگم صاحبہ)

۞ مکرم محمد نصراللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کی والدہ محترمہ سرمدی بیگم صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 17 بلاک نمبر 17 محلہ دارالیمن برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ اور قطعہ نمبر 18 بلاک نمبر 17 محلہ دارالیمن برقبہ 1 کنال میں سے 7.5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔لہٰذا یہ قطعات درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردیئے جائیں۔

تفصیل ورثاء:

1۔مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ۔بیٹی
2۔مکرم محمد نصراللہ ناصر صاحب۔بیٹا
3۔مکرم محمد ظفراللہ صاحب۔بیٹا
4۔مکرمہ ذکیہ پروین صاحبہ۔بیٹی
5۔مکرم حمید نصراللہ صاحب۔بیٹا
6۔مکرم وحید احمد صاحب۔بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

موبائل چارج کرنے والی ڈیوائس امریکی موبائل کمپنی نے ایک ایسی ڈیوائس تیار کی ہے جو گھڑی کی طرح ہاتھ پر پہنی جاسکتی ہے اور یہ آپ کے موبائل کو چارج بھی کرے گی۔ کاربن نامی اس ڈیوائس کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ شمسی توانائی سے چلتی ہے اور اس سے آئی فون سمیت کئی بیٹری سے چلنے والے آلات چارج کئے جا سکتے ہیں۔ (اخبار ''شان گجرات'' یکم مارچ 2014ء)

رات دیر تک جاگنے کا نقصان آج کے تیز رفتار دور میں نوجوانوں کا رات دیر تک جاگنا معمول بنتا جارہا ہے مگر یہ عادت نوجوانوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ چین میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق نیند کی کمی کے شکار نوجوانوں میں فالج کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ 18 سے 34 سال کی عمر کے ایسے افراد میں فالج کا خطرہ 8 گنا زائد ہوتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 9/اپریل 2014ء)

کمپیوٹر یا ٹی وی کا زیادہ استعمال نقصان دہ

نوجوانوں کا زیادہ دیر تک کمپیوٹر یا ٹی وی کے آگے بیٹھنا ان کی ہڈیوں کو کمزور بنا سکتا ہے۔ یہ بات یونیورسٹی آف ناروے کی ایک تحقیق میں سامنے آئی جس میں کہا گیا کہ بچپن سے 19 سال تک کی عمر تک بچوں کی ہڈیاں بڑھ رہی ہوتی ہیں لیکن اگر اس عمر کے دوران وہ زیادہ دیر تک کمپیوٹر یا ٹی وی کے سامنے بیٹھنے کی عادت اپنالیں تو یہ چیز ہڈیوں میں فریکچر یا سختی کا باعث بن سکتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 9/اپریل 2014ء)

مرغن غذا کی وجہ سے سُستی امریکی ماہرین طب کا کہنا ہے کہ مرغن غذا کھانے والے دن بھر سستی کا شکار رہتے ہیں۔ میڈیکل یونیورسٹی میں صحت مند اور مناسب وزن رکھنے والے افراد کی غذائی عادات کے تجزیے کے دوران ماہرین نے نوٹ کیا کہ زیادہ چکنائی والی اور مرغن غذائیں استعمال کرنے والے افراد دن بھر سستی کا شکار رہتے ہیں جبکہ زیادہ کاربو ہائیڈریٹس یا نشاستے سے بھرپور خوراک کھانے والے افراد دن بھر چست اور چاق و چوبند رہتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی بھی شخص کی سستی یا چستی کا انحصار اس کی خوراک پر ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 8/اپریل 2014ء)

پسینہ نہ آنے سے لو لگنے کا خطرہ ماہرین صحت نے کہا ہے کہ اگر جسم سے پسینے کا اخراج بند ہو جائے تو لو لگنے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں، اس لئے وقفے وقفے سے پانی پینا انتہائی ضروری ہے، جبکہ لو سے بچاؤ کے لئے گرم موسم میں مشروبات انسانی صحت پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق گرمی کے دنوں میں پیٹ کو خالی نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ خالی پیٹ کی صورت میں بھی لو لگنے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اس لئے سن سٹروک یا لو لگنے سے تحفظ کے لئے گرمیوں کے موسم میں جب بھی باہر نکلنا ہو تو کچھ کھا پی کر نکلنا چاہئے اور اس کے علاوہ وقفے وقفے سے پانی اور دیگر مشروبات کا استعمال بھی انتہائی ضروری ہے۔

(روزنامہ دنیا 8/اپریل 2014ء)

بچوں کو سبزیوں کی طرف مائل کرنے کا نسخہ

نیویارک میں ہونے والی ایک تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ سبزیوں کو مختلف قسم کی چٹنیوں اور مربوں سمیت مزیدار اشیا کے گاڑھے محلول میں ڈبو کر کھانے سے وہ لذیذ لگنے لگتی ہیں اور بچے بہت شوق سے سبزیاں کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق 80 فیصد والدین کا کہنا ہے کہ بچوں کی من پسند چیزوں کے ساتھ سبزیاں ملا کر پکانے سے بھی ان کا ذائقہ مزے دار ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 8/اپریل 2014ء)

شمسی توانائی سے چلنے والا طیارہ ''سولر امپلس 2'' نامی طیارے میں 7,200 شمسی توانائی کے سیل لگائے گئے ہیں اور اُسے سوئٹزر لینڈ میں نمائش کے لئے رکھا گیا۔ اس میں موجود بیٹریاں توانائی کو محفوظ کر لیتی ہیں۔ لہٰذا یہ رات کے اندھیرے میں بھی سفر کر سکتا ہے۔ اس طیارے کو موجودہ شکل دینے کے لئے 12 سال صرف کئے گئے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 10/اپریل 2014ء)

سولر ڈرون طیارہ امریکی فرم نے سولر توانائی سے ایک ایسا ڈرون طیارہ تیار کیا ہے جو 65 ہزار فٹ کی بلندی پر مسلسل پانچ سال تک اڑ سکتا ہے۔ اس میں 3 ہزار سولر پینل نصب ہیں جو 7KW بجلی جمع کر سکتے ہیں۔ اس طیارے پر دو ملین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ (روزنامہ پاکستان 8/اکتوبر 2013ء)

آڑو کے فائدے نیویارک کے طبی ماہرین کے مطابق آڑو ایک نہایت صحت بخش پھل ہے اور اس کا استعمال دل کے دورے کو کم کر دیتا ہے اس کے استعمال سے خون میں چکنائی کی سطح کم جبکہ مدافعتی نظام محفوظ ہوتا ہے۔ اور آڑو فولاد سے بھرپور ہونے کے باعث جسم میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔

(نوائے وقت 11/اپریل 2014ء)

پودینہ کا تیل مختلف امراض میں سودمند

امریکی ماہرین نے کہا ہے کہ پودینہ کا تیل مختلف دردوں سے نجات، قبض اور ڈائیریا نظام ہضم کے لئے مفید ہے۔ یہ جسم میں آنتوں اور دیگر عضلات کو آرام پہنچاتا ہے۔ قبض میں پودینے کا قہوہ یا پانی بھی فائدہ مند ہے۔ پودینہ کا تیل مختلف جلدی امراض مثلاً کیڑے کے کاٹنے سے ہونے والی الرجی، ایگزیما اور چہرے پر سوزش اور سرخ دانوں کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ منہ کے چھالے ختم کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 13 مارچ 2014ء)

ہینڈ رائٹنگ کی نقل کرنے والا روبوٹ امریکا میں ایک ایسا روبوٹ متعارف کروایا گیا ہے جو انسانی ہینڈ رائٹنگ کی ہو بہو نقل کر کے اسی انداز میں لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس روبوٹ کو انسانی ہاتھ سے لکھی تحریر بھیجی جاتی ہے جو اسے کسی غلطی کے بغیر پیپر پر تحریر کر دیتا ہے۔ شادی یا کسی بھی خوشی و غم کی تقریب کے دعوت ناموں پر وقت کی قلت کے باعث اس روبوٹ کے ذریعے انسانی ہینڈ رائٹنگ میں لکھوایا جا سکتا ہے جو یہ کام منٹوں میں کر دے گا۔

(روزنامہ جنگ 25 نومبر 2013ء)

زیبائش کولیکشن
ستارہویں ایگزیبیشن
گرمیوں کی شاندار ورائٹی۔ پارٹی ویئر کے جدید ڈیزائن
17/اپریل بروز جمعرات صبح 10 تا شام 6 بجے تک
1/13 دارالعلوم غربی نزد بیت السلام
www.zebaishcollection.com
047-6214282

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

ربوہ میں طلوع وغروب 17-اپریل	
طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:41

درخواست دعا

مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب مربی سلسلہ استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

میری نسبتی ہمشیرہ مکرمہ زاہدہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد خان صاحب ناصر آباد غربی کا پچھلے دنوں لاہور میں بائیں گھٹنے کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
قصیٰ روڈ ربوہ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10